فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

ربوہ

روزنامہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۳ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

الفضل

جلد ۵۱/۱۶ | ۲ نبوت ۱۳۴۱ ھش ۲ نومبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۵۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مومن ہر کامیابی پر خدا کی حمد کرتا ہے اور اسے اس کا فضل قرار دیکر آگے قدم بڑھاتا ہے

ہر کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہوتا ہے اور وہ کامیابی اسے اور آگے لے جاتی ہے

"اس اصول کو ہمیشہ مدِ نظر رکھو۔ مومن کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کامیابی پر جو اسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے۔ اور خدا کی حمد کرتا ہے .... کہ اس نے اپنا فضل کیا اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلاء میں ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے۔ بظاہر ایک ہندو اور مومن کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ کافر کی کامیابی اس لئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے۔ کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ اپنی محنت، دانش اور قابلیت کو خدا بنا لیتا ہے۔ مگر مومن خدا کی طرف رجوع کر کے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے۔ اور اس طرح پر ہر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہو جاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہوتی جاتی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن شریف میں تقوے کا لفظ بہت مرتبہ آیا ہے۔ اس کے معنی پہلے لفظ سے کئے جاتے ہیں۔ یہاں مَعَ کا لفظ .... آیا ہے یعنی جو خدا کو مقدم سمجھتا ہے خدا اس کو مقدم رکھتا ہے اور دنیا میں ہر قسم کی ذلتوں سے بچا لیتا ہے۔ میرا ایمان یہی ہے کہ اگر انسان دنیا میں ہر قسم کی ذلت اور سختی سے بچنا چاہے تو اس کے لئے ایک ہی راہ ہے کہ متقی بن جائے۔ پھر اس کو کسی چیز کی کمی نہیں۔ پس مومن کی کامیابیاں اس کو آگے لے جاتی ہیں اور وہ وہیں پر نہیں ٹھہر جاتا۔"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء)

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا بحیثیت صدر خدام الاحمدیہ پہلا خطاب

ربوہ یکم نومبر۔ آج مورخہ یکم نومبر ۱۹۶۲ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ خدام کے نام اپنا افتتاحی پیغام دیں گے اس موقعہ پر ربوہ کے تمام خدام اور اطفال کی شمولیت ضروری ہے۔ دیگر احباب سے بھی شمولیت کی درخواست ہے۔

(مہتمم مقامی ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ یکم نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ضعف اور نقاہت کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ یکم نومبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت مسلسل ناساز چلی آرہی ہے گردہ ابھی پوری طرح صاف نہیں ہوا احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت

ربوہ یکم نومبر محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی عام طبیعت بہتر ہے۔ بلڈ پریشر نارمل چل رہا ہے روزانہ سہارا لے کر تھوڑی دیر چہل قدمی بھی کرتے ہیں احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے

محترم سید داؤد احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے اعزاز میں الوداع اور خوش آمدید کی مشترک تقریب

ربوہ ۳۱ اکتوبر۔ آج یہاں بعد نماز عصر جامعہ احمدیہ کے ہال میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سبکدوش ہونے والے صدر محترم سید داؤد احمد صاحب اور نامزد صدر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر الوداع اور خوش آمدید کی مشترک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں مجلس مرکزیہ کے مہتممین مجلس مقامی کے جملہ عہدیداران اور زعماء کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بھی شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز محترم جناب سید داؤد احمد صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نے کی بعد ازاں مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے محترم سید داؤد احمد صاحب کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ نومبر ۶۲ء

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو امتی نبی کا نام کیوں دیا گیا

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

ایک صاحب جو مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے یہاں اور وہاں سے حوالے لیکر جوڑ توڑ کر کے اپنی خواہش کے معنی بھرنے میں بزعم خود ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ آخر خود ہی اپنے تیار کردہ دام میں پھنس گئے ہیں۔

پیغام صلح مورخہ ۱۰/۶۲ء میں ایک مضمون آپ نے قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی تصنیفات پر تبصرہ پر مشتمل شائع کیا ہے۔ اس کا جواب تو قاضی صاحب ہی رقم فرمائیں گے تاہم ذیل میں ہم اس مضمون کا ایک خاصہ طویل حصہ پورے کا پورا اس لئے درج کرتے ہیں کہ معلوم ہو جائے کہ کس طرح یہ صاحب آپ ہی اپنے دام میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ لکھتے لکھتے آپ فرماتے ہیں:۔

"حضور کے نزدیک تمام اولیاء اللہ اور تمام مجددین و محدثین امتی اور ظلی نبی تھے کیونکہ ظلی نبوت کے معنی ہیں محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی۔ دیکھو حقیقۃ الوحی ص۲۸ لجنۃ النور میں حضور فرماتے ہیں قد اتفق اھل القلوب علی ان الولایۃ ظل النبوۃ ہاں یہ درست ہے کہ ظلی نبوت کا نام حسب پیشگوئی حدیث نبوی صرف ایک ولی اللہ کو ہی دیا جاتا تھا یعنی مسیح موعودؑ کو پہلے بزرگ بھی مانتے چلے آرہے ہیں اور حضرت اقدس بھی یہ مانتے تھے کہ پہلے اولیاء کو نام نہیں دیا گیا پس یاد رہے کہ ظلی نبوت اور چیز ہے اور ظلی نبوت کا نام دیا جانا اور چیز ہے ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔

نام کب دیا جاتا ہے:۔ اور یہ فرق اس حقیقت پر آگاہی حاصل کرنے سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ نام ہمیشہ کسی چیز کو اس وقت دیا جاتا ہے جب وہ چیز اپنے انتہائی کمال پر پہنچ جاتی ہے۔ اس کی چند مثالیں میں ذیل میں حضرت اقدس کی کتب سے نقل کرتا ہوں انہوں نے اپنی کتاب ست بچن کے ص۱۴۸ سے ص۱۵۰ تک "اسلام کیا چیز ہے" کی سرخی کے نیچے اس پر مکمل بحث کی ہے۔ دوست اس سارے مقام کو خود پڑھ لیں میں اس میں سے چند چیدہ چیدہ فقرے درج کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ حضرت نبی کریم صلعم کی آمد سے قبل کے زمانہ کی حالت کا نقشہ کھینچ کر فرماتے ہیں:۔

"اس وقت خدا نے قرآن شریف کو اپنے پاک نبی محمد مصطفےٰ صلعم پر نازل کر کے دنیا کو کامل اسلام سکھایا (لفظ کامل اسلام قابل غور ہے۔ از ناقل) اور پہلے نبی ایک ایک قوم کے لئے آیا کرتے تھے اور اسی قدر سکھلاتے تھے جو اسی قوم کی استعداد کے اندازہ کے مطابق ہوا اور جن تعلیموں کی وہ لوگ برداشت نہیں کر سکتے تھے وہ تعلیمیں اسلام کی (لفظ اسلام کی کو بھی مدنظر رکھیں (از ناقل) ان کو نہیں بتلاتے تھے اس لئے ان لوگوں کا اسلام ناقص رہتا تھا (اسلام ناقص رہتا تھا کو زیر نظر رکھیں۔ ناقل) یہی وجہ ہے کہ ان دینوں میں سے کسی دین کا نام اسلام نہیں رکھا گیا (اس عبارت سے ظاہر ہے کہ پہلے تمام ادیان بھی درحقیقت اسلام ہی تھے مگر چونکہ ناقص حالت میں تھے اس لئے ان کا نام اسلام نہیں رکھا گیا اس سے ظاہر ہوا کہ نام کامل ہونے پر رکھا جاتا ہے چنانچہ آگے اسکی وضاحت موجود ہے۔ از ناقل) مگر یہ دین جو ہمارے پاک نبی محمد مصطفےٰ صلعم کی معرفت دنیا میں آیا اس میں تمام دنیا کی اصلاح منظور تھی اور تمام استعدادوں کے موافق تعلیم دینا مدنظر تھا اس لئے یہ دین تمام دنیا کے دینوں کی نسبت اکمل اور اتم ہوا اور اسی کا نام بالخصوصیت اسلام رکھا گیا اور اسی دین کو خدا نے کامل کہا جیسا کہ قرآن شریف میں ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً یعنی آج میں نے دین کو کامل کیا اور اپنی نعمت کو پورا کیا اور میں راضی ہوا جو تمہارا دین اسلام ہو چونکہ پہلے دین کامل نہیں تھے اور ان قوانین کی طرح تھے جو مختص القوم اور مختص الزمان ہوتے ہیں اس لئے خدا نے ان دینوں کا نام اسلام نہ رکھا ..... چونکہ قرآن کو نوع انسان کی تمام استعدادوں سے کام کرنا پڑتا تھا اور وہ دنیا کی عام اصلاح کے لئے نازل کیا گیا تھا اس لئے تمام اصلاح اس میں رکھی گئی اور اسی لئے قرآنی تعلیم کا دین اسلام کہلایا اور اسلام کا لقب کسی دوسرے دین کو نہ مل سکا کیونکہ وہ تمام ادیان ناقص اور محدود تھے۔"

حضرت اقدس کی مندرجہ بالا عبارت اب نص صریح ہے اس بات پر کہ نام کسی چیز کے کامل ہونے پر ہی دیا جاتا ہے گو پہلے تمام ادیان بھی "اسلام" ہی تھے لیکن ان کا نام "اسلام" نہیں رکھا گیا کیونکہ وہ ناقص اور محدود تھے لیکن حضرت نبی کریم صلعم کا لایا ہوا دین چونکہ کمال کو پہنچ گیا اس لئے اس کو اسلام کا باقاعدہ نام دیا گیا۔

دوسری مثال:۔ دوسری مثال اس حقیقت پر روشنی ڈالنے والی یہ ہے تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۶۲ و ۶۳ پر حضور دجال کی بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پس قرآن شریف کے اس فیصلہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جس فتنہ سے حدیثوں میں ڈرایا گیا ہے وہ صلیبی فتنہ ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ جب تھوڑے سے دجل کی کارروائی سے انسان دجال کہلا سکتا ہے تو جس فرقہ نے تمام شریعت اور تعلیم کو بدل دیا ہے کیا وجہ کہ وہ دجال نہیں کہلا سکتا اور جبکہ خدا تعالیٰ نے عیسائیوں کے دجل کی خود گواہی دی ہے تو کیا وجہ ہے کہ وہ دجال کے نام سے موسوم نہ ہوں۔ ہاں آنحضرت صلعم کے وقت میں دجال اکبر نہیں کہلا سکتے تھے کیونکہ ابھی بد دیانتی اور خیانت کمال کے درجہ کو نہیں پہنچی تھی صرف دجال ہونے کی بنا پڑی تھی مگر بعد اس کے ہمارے زمانہ میں جبکہ چھاپنے کی کلیں بھی نکل آئی تھیں تب پادریوں نے تحریف اور تبدیل کو کمال تک پہنچا دیا اور کروڑہا روپیہ خرچ کر کے ان محرف کتابوں کو شائع کیا اور لوگوں کو مرتد کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی تب خدا کا نوشتہ پورا ہوا جیسا کہ واقعات ظاہر کر رہے ہیں اور دجال اکبر کے نام کے مستحق ہو گئے اور جب تک مخالفت حق اور تحریف و تبدیل میں ان سے بڑھ کر کوئی ظاہر نہ ہو تب تک ہر ایک کو ماننا پڑے گا کہ یہی فرقہ دجال اکبر ہے جس کے ظہور کی نسبت پیشگوئی تھی عبارت مندرجہ بالا بھی اس حقیقت کو نمایاں طور پر ظاہر کر رہی ہے کہ نام ہمیشہ کسی چیز کو اسی وقت دیا جاتا ہے جب وہ اپنی صفت میں کمال حاصل کر لیتی ہے۔

تیسری مثال:۔ حضور فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلعم سے قبل تمام انبیاء علیہم السلام خدا کی حمد کرنے والے تھے اور خدا نے بھی تمام انبیاء علیہم السلام کی حمد کی لیکن نام کسی نبی کا بھی احمد اور محمد نہیں رکھا گیا۔ یہ دونوں نام صرف حضرت نبی کریم صلعم کو ہی خدا کی طرف سے عطا کئے گئے تھے کیونکہ حمد الٰہی اپنے انتہائی کمال کو حضرت نبی کریم صلعم سے ہی ظہور میں آئی اور خدا نے بھی آنحضور صلعم کی حمد انتہائی نقطہ تک کی اس لئے آنحضور صلعم احمد اور محمد کہلائے دیکھو۔ نجم الہدیٰ ص۲

حضرت مسیح موعودؑ کی ولایت کا کامل ہونا

اب جبکہ یہ حقیقت ہے کہ نام کمال پر پہنچنے کے بعد ملتا ہے تو ظلی نبوت کا نام صرف حضرت مسیح موعود کو ہی مل سکتا تھا کیونکہ حضور کی ولایت ہی اپنے انتہائی کمال تک پہنچی ہوئی تھی چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"کیونکہ یہ ولایت کامل طور پر ظل نبوت ہے۔ حجۃ اللہ ص۱۴"

اور کہیں اپنی ولایت کا نام ولایت عظمیٰ رکھا ہے اور پھر خطبہ الہامیہ کے صفحہ ۳۵ پر تو صاف فرمایا

"وانی علی مقام الختم من الولایۃ کما کان سیدی المصطفیٰ علی مقام الختم من النبوۃ وانہ خاتم الانبیاء وانا خاتم الاولیاء"

یعنی میں اسی طرح خاتم الاولیاء ہوں جس طرح حضرت نبی کریم صلعم خاتم الانبیاء ہیں۔ خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء کی حقیقت میں پہلے کسی مضمون میں واضح کر چکا ہوں۔ ضرورت پڑی تو پھر بھی عرض کر دوں گا بہرحال تقابل بتلا رہا ہے کہ حضور اپنے آپکو جماعت اولیاء میں داخل فرما رہے ہیں۔

خلاصہ کلام:۔ خلاصہ کلام یہ کہ ظلی نبی تو سب اولیاء اللہ ہی تھے خواہ مامور ہوں یا غیر مامور کیونکہ وحی الٰہی سے وہ سب کے سب سرفراز کئے گئے تھے لیکن نام چونکہ کمال پر جا کر ملتا ہے اس لئے نام اسی کو دیا گیا جس کو خدا نے خاتم الاولیاء قرار دیا اور ایسا شخص ایک ہی ہو سکتا تھا اور اسی کو احادیث نے مفصل طور پر اور قرآن نے مجمل طور پر مسیح موعود کے لقب سے ملقب کیا اور اسی پر اپنے افضال کی اس قدر بارش کی کہ آپ سے قبل کسی اور ولی اللہ پر نہیں کی گئی۔ چونکہ ان کے زمانوں میں اسکی ابھی ضرورت نہ تھی پس ظلی نبی کے نام سے نامزد ہونے کا صرف یہی مطلب ہے کہ آپ کی ولایت اپنے انتہائی کمال پر پہنچ گئی تھی۔ اس نام سے نامزد کئے جانے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ ولیوں کی جماعت سے خارج ہو کر نبیوں کی جماعت میں داخل ہوئے ہیں اسی بناء پر آپ نے فرمایا:۔

"اس امت میں آنحضرت صلعم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا ہے جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔"

مطلب یہ کہ اولیاء اللہ کی جماعت میں ایک

(باقی ص۷ پر)

تھائی لینڈ کے بادشاہ اور ملکہ کو تبلیغ اسلام

جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن کریم انگریزی اور دیگر اسلامی لٹریچر کی پیشکش

خوش آمدید ایڈریس میں گوتم بدھ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں کا تفصیلی ذکر

از مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج احمدیہ مشن سنگاپور بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

— ۲ —

رحمۃ للعالمین

آنحضرت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات پر غور کرنے سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ آپ دنیا کے سب سے بڑے محسن و ہمدرد اور سراپا رحمت تھے۔ بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی مقدس کتاب قرآن کریم میں آپ کو انہیں صفات اور خطابات سے نوازا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وما ارسلناك الا رحمة للعالمين

کہ اے محمدؐ ہم نے تجھے تمام جہانوں کے لئے اور تمام زمانوں کے لئے رحمت کا موجب بنا کر بھیجا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔

فبما رحمة من الله
لنت لهم ولو كنت فظا
غليظ القلب لانفضوا من
حولك

پس یہ ان پر یعنی مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے کہ تو (اے محمدؐ) ان سے علم رحمت اور نرمی سے پیش آتا ہے۔ حالانکہ تو اگر بد اخلاق اور سخت دل ہوتا۔ تو یہ لوگ تیرے گرد سے تتر بتر ہو جاتے۔ پس تو انہیں معاف کردے اور ان کے لئے بخشش طلب کر اسی طرح ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لقد جاءكم رسول من انفسكم
عزيز عليه ما عنتم حريص
عليكم بالمومنين رؤف رحيم

یعنی اے مومنو! تمہارے پاس تمہاری ہی قوم کا ایک فرد رسول ہو کر آیا ہے۔ تمہارا تکلیف میں پڑنا اس پر شاق گزرتا ہے اور وہ تمہارے لئے خیر کا بہت بھوکا ہے۔ اور مومنوں کے ساتھ محبت کرنے والا اور بہت کرم کرنے والا ہے۔ پس یہ ہے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دل کی حالت کا حقیقی نقشہ جو قرآن کریم نے ظاہر کیا ہے۔ گویا آپ نہ صرف اپنے صحابہؓ یا اپنے قبیلے اور ملک کی محبت و ہمدردی اور بہبودی کے جذبے سے پُر تھے بلکہ آپ رحمۃ للعالمین یعنی تمام بنی نوع انسان کے لئے سراسر رحمت و محبت اور شفقت تھے۔ پس یہ صاف ظاہر ہے کہ حضورؐ ہی درحقیقت وہ عالمگیر "میتریا" ہیں جن کی آمد کی حضرت بدھ علیہ السلام نے خبر دی ہے۔

اے بادشاہ! اس موعود "میتریا" کے اس نام کے علاوہ بدھ علیہ السلام نے مندرجہ بالا پیشگوئی میں اس کی مندرجہ ذیل خاص صفات و علامات بتائی ہیں جنہیں اب نمبروار پیش کر کے مختصراً ثابت کیا جاتا ہے کہ کس طرح وہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بابرکت وجود میں اور آپ کے قائم کردہ مذہب اسلام میں بدرجہ اولیٰ و اتم پائی جاتی ہیں۔

سب بدھوں سے افضل

(۱) "وہ موعود سب انبیاء اور بدھوں سے افضل سراپا نور اور غیر معمولی عقل و دانش کا مالک ہوگا۔" حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے انبیاء اور ان کے مذاہب اور شریعتیں صرف مخصوص زمانے اور مخصوص قوم یا ملک کے لئے ہوتی تھیں۔ مگر آپ اور آپ کی مقدس کتاب قرآن کریم دنیا کے اسود و احمر اور ابیض تمام نسلوں اور تمام قوموں اور ملکوں کی طرف بھیجے گئے۔ اور اس لحاظ سے آپ یقیناً دیگر سب انبیاء کرام اور مصلحین عظام سے افضل و اعلیٰ اور برتر ہیں۔ نیز خود آپ نے یہ دعوےٰ بھی فرمایا کہ میں بغیر کسی فخر و تکبر یا تعلّی کے اعلان کرتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے سید ولد آدم اور سید الاولین و الآخرین قرار دیا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد بار آپ کے سراسر نور و ہدایت اور ذکر اور شمس اور سراج منیر ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ بلکہ قرآن کریم سے پہلی کتب مثلاً بائیبل وغیرہ میں بھی اس قسم کے ناموں اور صفات سے آپ کی آمد کی پیشگوئیاں کی گئی ہیں۔ خود آپ نے حدیث شریف میں فرمایا ہے۔ اول ما خلق الله نوری کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں میرا نور سب سے پہلے پیدا کیا۔ اور واقعات اس امر کے شاہد ہیں کہ آپ واقعی ایک لاثانی نور ہیں جس نے لاکھوں۔ کروڑوں، عربوں انسانوں کو منور کیا اور کرتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن پھر بھی یہ نور بجائے کم ہونے کے بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ اور بڑھتا ہی چلا جائے گا باوجود ناخواندہ ہونے کے اور کسی استاد سے نہ سیکھنے کے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص طور پر غیر معمولی عقل و ذہانت اور سمجھ اور علم عطا کیا گیا تھا۔ ایک ایسی کھلی حقیقت ہے جس کا اعتراف آپ کے ہم عصر مخالفین کے علاوہ آج اس زمانہ کے مغربی محققین اور مستشرقین نے بھی کیا ہے۔ اور بعض نے باوجود مسلمان نہ ہونے کے آپ کی خوق العادت فراست بلند کردار اور آپ کے قائم کردہ مضبوط سوشل اور جماعتی نظام اور اعلیٰ فوجی تدابیر اور بظاہر بے سروسامان ہونے کے باوجود اس قدر سرعت کے ساتھ اس قدر نمایاں اور بے مثال کامیابی حاصل کر لینے پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے مجبور ہو کر لکھ دیا ہے کہ شاید آپ کے پیچھے خدائی طاقت ہی کام کر رہی تھی۔ اور شاید آپ خدا کے سچے رسول ہی تھے۔

صحابہ کرامؓ کی بے نظیر وفاداری اور اخلاص

(۲) "وہ بڑا اقبال مند اور دنیا کو جانچنے اور سمجھنے والا ہوگا۔ اور تربیت یافتہ مردوں کا رہنما اور فرشتوں اور انسانوں کا ماسٹر ہوگا جو کچھ بھی وہ اپنے آسمانی علم کے ذریعہ پائیگا۔ وہ سب دنیا پر ظاہر کر دے گا۔ اور فرشتوں اور ان کے سرداروں اور دوستوں اور دشمنوں اور برہمنوں اور قلندروں اور شہزادوں اور عام لوگوں سب پر اپنے روحانی تجربات آشکار کر دے گا۔"

یہ صفات بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں اعلیٰ اور اتم طور پر پائی جاتی ہیں۔ آپ کی نمایاں کامیابی اور اقبال مندی اور آپ کے مبارک وجود کا دنیا کے ہر فرد کے لئے رحمت کا موجب اور تمام خوبیوں اور نیکیوں اور تمام نوروں اور فضلوں کا جامع اور تمام فیوض و برکات کا سرچشمہ ہونا چونکہ پوری طرح اوپر واضح کیا جا چکا ہے۔ اس لئے یہاں اعادہ بے ضرورت ہوگا۔ اسی طرح حضور نے اپنے ہزاروں صحابہ کرامؓ کی جس محنت اور جانفشانی اور توجہ سے راہنمائی فرمائی۔ اور ان جاں نثاروں کی جس طرح اعلےٰ درجہ کی تربیت اور راہنمائی فرمائی انہیں دینی و دنیاوی علوم اور تہذیب و ثقافت سے آگاہ کیا۔ وہ بھی ایک واضح حقیقت اور کھلی کتاب ہے۔ یہ حضور ہی کی تربیت اور روحانی تاثیرات اور قوت قدسیہ کا نتیجہ تھا کہ صرف چند سالوں کی تعلیم و تربیت سے حضور کے ان صحابہ کرام نے اخلاص اور ایثار و قربانی۔ بہادری و جاں نثاری اور دیانداری کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ جس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ گویا اسلام اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر جان دینا اور تمام دنیا کو حلقہ بگوش اسلام کرنا ہی ان کی زندگی کا مقصد تھا۔ حضور کی وفات کے بعد چند گنتی کے سالوں میں انہوں نے دنیا کا نقشہ بدل کے رکھ دیا۔ اور دینی و دنیوی ہر لحاظ سے اپنی فوقیت و برتری کی وجہ سے یہ لوگ دنیا کی بڑی قوموں اور حکومتوں کے رہبر اور لیڈر ثابت ہوئے۔

ہمیشہ یاد رکھیئے

—• احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے۔

—• الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

—• اسے ہمیشہ یاد رکھیئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

بے نظیر لیڈر شپ اور مقناطیسی قوت

یہ سب کچھ نتیجہ تھا حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تربیت و توجہ اور راہنمائی کا کہ عرب کے یہ وحشی اور غیر مہذب کہلانے والے چند ہزار مسلمان قیصر و کسریٰ کے خزانوں اور محلوں کے مالک ہو گئے اور دنیا ان کے پیچھے چلنے لگی۔ حضور کی اسی مقناطیسی قوت اور ایسی بے نظیر لیڈر شپ اور غیر معمولی تاثیرات کا اعتراف کرتے ہوئے اس زمانے کے مشہور ادیب جارج برنارڈ شاہ نے لکھا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ اگر آج اس دنیا کی لیڈر شپ اور باگ ڈور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسے انسان کے سپرد ہو جائے تو وہ موجودہ زمانہ کے بین الاقوامی اختلافات اور سیاسی معاملات کو ایسے تسلی بخش طور پر حل کر کے رکھ دے کہ یہ دنیا صلح و امن اور آشتی کا گہوارہ بن جائے۔ روحانی لحاظ سے حضور کی راہنمائی سے حضور کے صحابہ نے جو ترقیات حاصل کیں وہ بھی غیر معمولی اور بے نظیر ہیں صحرائے عرب کے غیر متمدن کہلانے والے لوگ صدیوں کی تہہ بہ تہہ ظلمتوں سے نکل کر اولیاء الرحمٰن اور روحانی آسمان کے درخشندہ ستارے بن گئے جن کی روحانی تاثیرات نے دنیا کے کونے کونے روشن کر دئیے۔

علم الانسان مالم یعلم

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے علم الانسان مالم یعلم یعنی اللہ تعالیٰ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے خاص علوم دینیہ و دنیویہ اور ایسی باتیں اور ایسی معرفت عطا فرمائی جس سے دنیا پہلے بالکل ناآشنا تھی اور وہ کسی استاد سے سیکھی نہیں جا سکتی تھی اور پھر حضور کو حکم دیا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہم جو خاص علوم و معرفت کی باتیں اور احکامات و تعلیمات تجھے سکھاتے ہیں تو وہ سب من وعن دنیا کے لوگوں تک پہنچا دے اگر تو نے نہ پہنچائیں تو گویا تو نے اپنی ذمہ داری ادا نہیں کی چنانچہ اس حکم کے مطابق حضور نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل کردہ پیغام رسالت اور علوم و احکام سب قولاً و فعلاً و عملاً ہر طریق سے دنیا پر ظاہر فرمائے اور بلا خوف لومۃ لائم اس ذمہ داری کو ادا کیا اور ہر ممکن طریق سے دنیا کے بادشاہوں حاکموں فلاسفروں شہزادوں مذہبی پیشواؤں فرشتہ خصلت اور عام لوگوں غرضیکہ ہر قسم کے انسانوں تک اپنی زندگی میں بذاتِ خود اس توجہ اور جانفشانی سے پیغام حق پہنچایا کہ اللہ تعالیٰ نے بطور اظہار خوشنودی یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہ اے محمد

تو اب میری طرف سے یہ اعلان کر دے کہ مجھ سے محبت کرنے اور میرا قرب حاصل کرنے کا اب ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت و غلامی اور آپ سے دنیا کی ہر شے سے زیادہ محبت کی جائے۔

اپنے روحانی تجربات و نمونہ کو حضور نے دنیا پر اس طرح آشکار فرمایا کہ اسلامی تعلیم اور احکام کے ہر حصے کو حضور نے عملی جامہ پہنا کر اپنی مبارک زندگی میں ایسا اعلیٰ اور اکمل نمونہ پیش فرمایا ہے کہ دنیا کا ہر انسان اپنی زندگی کے ہر پہلو اور ہر دور اور ہر کٹھن موڑ پر آپ کے عملی نمونہ اور اسوۃ سے راہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔

بالاترین مذہب

(۳) آگے لکھا ہے کہ "وہ ایک ایسا مذہب دنیا میں پھیلائے گا۔ جو اپنی بنیادوں کے لحاظ سے نہایت مضبوط اور محکم ترین ہو گا اور بلندیوں کے لحاظ سے نہایت عالیشان اور بالاترین اور مقاصد کے لحاظ سے بھی ظاہرو باطنی دونوں طرح سے شاندار مناسب حال اور سود مند ہو گا"

گویا پیشگوئی کے یہ الفاظ کم و بیش قرآنی آیت کریمہ الم تر کیف ضرب اللہ مثلاً کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا الخ کا معنوی ترجمہ ہے۔ کیونکہ اس آیت میں بھی کلمہ طیبہ سے مراد حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا پیغام رسالت اور آپ کا قائم کردہ دین بھی ہے گویا کلام پاک قرآن کریم کی جو تعریف اس آیت میں بیان ہوئی ہے۔ تقریباً وہی تعریف حضرت بدھ علیہ السلام نے نزول قرآن سے تقریباً ایک ہزار سال پیشتر اپنی پیشگوئی میں بیان فرمائی ہے کہ اس عالمگیر موعود اقوام عالم کے مذہب کی مثال ایک زندہ اور تازہ درخت کی سی ہو گی جس کی بنیادیں اور جڑیں زمین میں مستحکم طور پر گڑی ہوں گی۔ گویا کوئی شخص اس دین کو قیامت تک اس جہان سے مٹا نہیں سکے گا اور اس کی تعلیم انسانی فطرت کے مطابق ہو گی۔ ایسی کہ گویا وہ دل کی گہرائیوں میں سرایت ہو کر اثر انداز ہو گی اور بلندیوں کے لحاظ سے وہ دین تائیدات سماویہ اور آیات اللہ کا حامل ہو گا اور انسانوں کو آسمان تک اڑا کر خدا سے ملانے اور اس کا قرب دلانے والا ہو گا اور مقاصد کے لحاظ سے ہر زمانے میں تازہ روحانی پھل دے گا۔ اس کی روحانی برکات و تاثیرات اور صداقت دنیا پر ہمیشہ ظاہر ہوتی رہے گی۔ چنانچہ اسلام کی سب سے بڑی فضیلت یہی ہے کہ اس کی سچائی کا انحصار پرانے اور پارینہ قصوں اور روایتوں پر نہیں بلکہ

لیڈر (بقیہ)

ایسا ولی بھی ہوا ہے جس کو ظلی نبی کا نام دیا گیا ہے"۔

(پیغام صلح ۱۷ر اکتوبر ۱۹۶۲ء)

ان صاحب نے جو تین مثالیں دی ہیں ان پر غور کیجئے۔ اور پھر انہوں نے جو نتیجہ نکالا ہے اسکو دیکھئے۔ پہلی مثال میں دین کے کمال کا نام "اسلام" ہے دوسری مثال میں دجل کے کمال کی وجہ سے دجال کو دجال کا نام دیا گیا ہے اور تیسری مثال حمد کے کمال کی وجہ سے احمد اور محمد کے نام دئیے جانے کے متعلق ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا جب کمال دین کو اسلام کا نام دیا جاتا ہے تو وہ "اسلام" نہیں رہتا یا کمال دجل کی وجہ سے جب دجال کا نام دیا جائے تو اس کو دجال کہنا چاہیئے اور حمد کے کمال کی وجہ سے جب احمد اور محمد کے نام دئیے جائیں تو احمد اور محمد کہنا درست نہیں؟ پھر کیا جب یہ مختلف نام دئیے جائیں تو اس نام کی حقیقی صفات مفقود ہو جاتی ہیں اور وہ اپنے زمرہ سے باہر نکل جاتے ہیں مثلاً اسلام اسلام کا نام پاکر۔ دجال دجال کا نام پاکر اور حمد احمد اور محمد کا نام پاکر بالترتیب اسلام سے دجل سے اور حمد سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اگر نہیں تو "امتی نبی" کمال کی وجہ سے جب "امتی نبی" کا نام پاتا ہے تو وہ "نبوت" کے زمرے میں رہتا ہے یا نہیں۔ اس میں امتی اور نبوت کی صفات موجود رہتی ہیں یا نہیں۔ اگر رہتی ہیں تو آپ نے جماعت احمدیہ (ربوہ) سے کس امر میں اختلاف کر رکھا ہے۔ قاضی محمد نذیر صاحب تو یہی فرماتے ہیں کہ

"امتی نبی ایک جدید قسم کی نبوت ہے اور ایسا نبی امت محمدیہ کے مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوا"!

یہ ایسی ہی بات ہے جیسا کہ کہا جائے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کے سوا کسی کے دین کو اسلام نہیں کہا گیا اور دجال کے سوا کسی کو دجال نہیں کہا گیا اور احمد اور محمد کے سوا کسی کو احمد اور محمد نہیں کہا گیا۔ جن کی تشریح خود آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالوں سے کی ہے۔ قاضی صاحب کا مطلب بھی ہے کہ "امتی نبوت" وہ نبوت نہیں ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلوں کو بغیر کسی کی پیروی کے ملی تھی بلکہ یہ جدید قسم کی نبوت ہے جو صرف مسیح موعود علیہ السلام کو امت محمدیہ کے اندر حاصل ہوئی ہے اور آپ کو "امتی نبی" کا نام دیا گیا ہے صفاتی نام ہے۔ جب تک وہ صفت کسی میں نہ پائی جائے صفاتی نام نہیں دیا جاتا مثلاً اللہ تعالیٰ کا نام رحیم اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ میں کمال رحم کی صفت پائی جاتی ہے۔ اگر نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ میں رحم کی صفت نہ ہو تو یہ نام اس کا نہ ہو گا اسی طرح اگر ایک امتی میں "نبوت" کی صفت نہ ہو تو اس کو "امتی نبی" کا صفاتی نام ہرگز نہ دیا جاتا۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح اسلام کا نام اسلام اس لئے ہے کہ اس میں اسلام کی صفت موجود ہے۔ "امتی نبی" کو "امتی نبی" کا نام اسی لئے دیا گیا ہے کہ اس میں امتی ہونے کے باوجود نبوت کی صفت بھی بدرجہ کمال پائی جاتی ہے۔ یعنی اس کو اس حالت میں "نبوت" عطا ہوئی ہے کہ وہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کا امتی ہے اور یہ نبوت اس نبوت سے الگ ہے جو بغیر کسی کی پیروی کے ملتی رہی ہے۔ اس لئے یہ ایک جدید قسم کی نبوت ہے اور اس نبوت کا حامل صرف نبی نہیں کہلا سکتا البتہ "امتی نبی" کہلا سکتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا تشریح کی ہے۔ اور یہی عقیدہ جماعت احمدیہ (ربوہ) کا ہے۔ ہم یہی کہتے ہیں کہ حضور کو "امتی نبی" کا نام دیا گیا ہے۔ ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ وہی نبوت ہے جو "محدث" میں بھی پائی جاتی ہے۔ مگر "ہر محدث" میں اس کمال کو نہیں پہنچتی کہ اس کو "امتی نبی" کا نام دیا جا سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ امتِ محمدیہ میں کسی دیگر محدث کو یہ نام نہیں دیا گیا۔ صرف مسیح موعود علیہ السلام کو ہی دیا گیا ہے جیسا کہ مضمون نگار بھی تسلیم کرتا ہے اس لئے آپ کو صرف محدث کہنا صحیح نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں نبوت کی یہ وہی قسم ہے جو محدث میں پائی جاتی ہے لیکن چونکہ ہر محدث میں یہ کمال کو نہیں پہنچتی اس لئے ہر محدث کو امتی نبی نہیں کہہ سکتے۔ صرف مسیح موعود علیہ السلام ہی کو "امتی نبی" کہہ سکتے ہیں کیونکہ آپ میں یہ نبوت بدرجہ کمال پائی جاتی ہے۔ چونکہ یہ ایک خاص نوعیت کی نبوت ہے یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں اس نوعیت کی نبوت کو سمجھانے کے لئے مختلف الفاظ سے کام لیا ہے۔ ظلی مجازی۔ غیر تشریعی وغیرہ الفاظ آپ نے اسی لئے استعمال پائے ہیں۔

معجزات پر نہیں ہے بلکہ اس لحاظ سے وہ مضبوط بنیادوں پر قائم ہے اور ہر زمانے میں اس کی تائید و سچائی کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نئے نئے سامان پیدا فرماتا اور ایسے روحانی لوگ پیدا فرماتا ہے جو اس کے زندہ مذہب ہونے کے زندہ اور تازہ ثبوت پیش کرتے ہیں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہاں ہیں وہ بھارت کے دوست؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے چھ سال قبل ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۶ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا تھا۔

"ہندوستان کو شمال اور مشرق کی طرف سے شدید خطرہ پیدا ہونے والا ہے اور خطرہ ایسا ہوگا کہ باوجود طاقت اور قوت کے ہندوستان اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا اور روس کی ہمدردی بھی اس سے جاتی رہے گی ...... اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے گا کہ روس اور اس کے دوست ہندوستان سے الگ ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے گا کہ امریکہ یہ محسوس کرے گا کہ اگر میں نے جلدی قدم نہ اٹھایا تو میرے قدم نہ اٹھانے کی وجہ سے روس اور اس کے دوست بیچ میں گھس آئیں گے۔" (الفضل ۱۵ر مارچ ۱۹۵۷ء)

حضور ایدہ اللہ کی یہ پیشگوئی اب جس حیرت انگیز رنگ میں پوری ہو رہی ہے اس کا کسی قدر اندازہ بھارت کے مشہور اردو روزنامہ پرتاپ دہلی کے ذیل کے مضمون (بحوالہ نوائے وقت ۲۸ر اکتوبر ۱۹۶۲ء) سے لگایا جا سکتا ہے۔ —————— ادارہ

کہا جاتا ہے کہ خوش حالی میں تو ہر کوئی آپ کا دوست ہے لیکن دوستوں اور دوستی کا صحیح امتحان اس وقت ہوتا ہے جب آپ پر مصیبت نازل ہو آج بھارت کی جنتا اپنے محبوب پردھان منتری سے پوچھ رہی ہے کہ وہ ہندوستان کے دوست کہاں ہیں جن کی خاطر ہم نے سواگتی دروازے کھڑے کئے اور جن کی آمد پر ہمارے ننھے ننھے اور معصوم بچوں نے کڑکتی دھوپ میں کھڑے ہو کر نعرے لگائے کوئی وقت تھا جب ہم بڑے طمطراق سے کہا کرتے تھے کہ روس ہمارا دوست ہے مصر ہمارا متر ہے انڈونیشیا ہماری دوستی اور خوشنودی کا طالب ہے اور افریقہ کے ملک ہماری دوستی کے لئے تڑپ رہے ہیں لیکن عین جس وقت ہم اپنی زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہو چکے ہیں ان سب کو سانپ سونگھ گیا ہے ایک ایک کی زبان پر تالا لگ گیا ہے جب ہم ہمدردی اور اخلاقی حمایت کے ایک ایک لفظ کے لئے تڑپ رہے ہیں ان سب کو اپنی اپنی مجبوریوں کا خیال آ گیا ہے امریکہ کو گالیاں دینے میں ہم سب سے آگے تھے لیکن قسمت کی ستم ظریفی یہ ہے کہ آج بھی امریکہ ہمیں بار بار کہہ رہا ہے کہ اپنی رکھشا کے لئے مجھ سے جو چاہتے ہو لو لیکن حیرانی یہ ہے کہ آج یوگوسلاویہ بول رہا ہے نہ مصر افریقہ کا کوئی دلیش آواز نکال رہا ہے نہ یورپ کا کوئی ملک اس کے مقابلہ میں ایشیا کے ملک کمیونسٹ چین کے نظریہ کا پرچار کر رہے ہیں اور دنیا کو بتا رہے ہیں کہ بھارت نے چین سے بات چیت کا دروازہ بند کر دیا ہے اور یہ کہ وہی چینی علاقے پر حملہ کر رہا ہے

آج بھی ہمارے کئی لال بجھکڑ ہیں جو یہ آس لگائے بیٹھے ہیں کہ سوویٹ روس چین کے مقابلہ پر ہمارا ساتھ دے گا میں ان سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ جان بوجھ کر اپنی جہالت اور بے وقوفی کا مظاہرہ نہ کریں بھارت کے مقابلہ پر روس ہمیشہ چین کو ترجیح دے گا ان دونوں کے آپس میں ہزار اختلافات ہوں لیکن روس اتنی دور نہ جائے گا کہ چین کے بھارت پر حملہ کی وجہ سے وہ چین سے بگاڑ لے۔

چین کو وہ اگر زیادہ سے زیادہ کچھ مشورہ دے سکتا ہے کہ صلح صفائی سے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ کرے بس اس سے زیادہ اور کچھ نہیں اور مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ دلیش کے پالیسی ساز بھی اب ضرورت سے زیادہ روس یا دوسرے کسی کمیونسٹ ملک پر بھروسہ کرنے کو تیار نہیں۔

روس کے رویہ پر غور کرتے وقت ہمیں یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ وہ چین کے سرحدی نقشوں کو منظور کر چکا ہے پچھلے سات آٹھ سال سے ہم روس سے پروٹسٹ کر رہے ہیں کہ اس نے اپنی اٹلیسوں میں بھارت اور چین کی صحیح سرحدی حالت نہیں دی لیکن روس اس کا کوئی جواب نہیں دے رہا ہر سال وہی اٹلس شائع ہو جاتی ہے حالت یہ ہے کہ جب ہم پوچھتے ہیں تو اس کا جواب بھی نہیں دیا جاتا اس کے بعد سیدھا سوال یہ ہے کہ روس کس منہ سے چین سے یہ کہہ سکتا ہے کہ تم نے بھارت پر حملہ کیا ہے، چین کی طرف سے سیدھا جواب یہ ہوگا کہ وہ تو اپنے علاقہ میں ہی ہے اصل میں تو بھارت اس کے علاقہ میں گھس رہا ہے روس کو چاہیئے کہ بھارت کو جارحانہ سرگرمی سے روکے۔

دوست خاموش ہیں

یہی جواب یورپ کے دوسرے کمیونسٹ ملکوں کا ہوگا۔ ابھی دنوں رومانیہ کے پردھان منتری بھارت میں تشریف لائے ہوئے تھے کیا کسی نے سنا کہ انھوں نے اپنی زبان مبارک سے ایک لفظ بھی نکالا ہو جس میں چین کی مذمت کی گئی ہو یا اظہار ناپسندیدگی کیا گیا ہو حق تو یہ ہے کہ کمیونسٹ ملکوں میں سے ایک بھی چین کے خلاف نہ جائے گا اور تو اور ہمارے کرنل ناصر صاحب اور مارشل ٹیٹو بھی خاموش ہیں۔ ٹیٹو کی دن رات چینی مذمت کرتے رہتے ہیں اور ان کا بس چلے تو ٹیٹو کو ایسی جگہ دفنائیں جہاں پشتوں تک ان کا پتہ نہ چلے لیکن یوگوسلاویہ کے ایک حاکم ایک اخبار اور ایک لیڈر نے ابھی تک یہ نہیں کہا کہ چین بھارت پر ظلم کر رہا ہے افریقہ کے دلیش بھی چپ چاپ تماشہ دیکھ رہے ہیں برطانیہ کی حالت یہ ہے کہ وہ سمجھ رہا ہے کہ پرانے بدلے نکالنے کا وقت ہے جب اس نے کرنل ناصر کے مصر پر حملہ کیا تو ہم سب سے پہلے اس کی مذمت پر کمربستہ ہوئے اس کے بعد سے کہ آج تک اس سے تعلقات بحال نہیں ہوئے اب سننے میں آیا ہے کہ ایک چینی منزیر برطانیہ آ رہا ہے تاکہ چین اور برطانیہ میں تجارتی معاہدہ پر بات چیت ہو سکے۔ برطانیہ اس وقت یہ سمجھتا ہے کہ جب بھارت نے اپنے مفاد کے مطابق اس کی مذمت کی تو وہ کیوں نہ اپنے مفاد کا خیال کرے ہاں اگر بھارت کو برطانیہ سے سامان جنگ خریدنا ہے تو برطانیہ ہر وقت بھارت کی خدمت کرنے کو تیار ہے

جہاں تک ایشیائی ملکوں کا تعلق ہے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں کہ بھارت کے ساتھ رہنے میں فائدہ ہے یا چین کے جب بھارت اپنی رکھشا (دفاع) کرنے کے قابل نہیں تو اس نے دوسروں کی کیا رکھشا کرنی ہے اور ایسی حالت میں کیا کسی کا سر پھرا ہے کہ ہمارے پنچ شیل کے راگ پر فریفتہ ہو کر چین کے خلاف ہمارا ساتھ دے اب تو حالت یہ ہو گئی ہے کہ نیپال کو بھی ہمیں اشاروں میں یاد کرانے کی جرأت ہو گئی ہے کہ کسی زمانہ میں نیپال علاقہ دریائے گنگا تک پھیلا ہوا تھا بتانے کی ضرورت نہیں کہ اس اشارہ کا کیا مطلب ہے؟

امریکہ پر انحصار

رہ گیا امریکہ وہ آج بھی ہمارے ساتھ کھڑا ہونے کو تیار ہے لیکن کیا ہم بھی اسے اپنا سمجھنے کو تیار ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بیسویں صدی کا یہ ایک معجزہ ہے کہ ہماری ٹھوکروں کے باوجود امریکہ آج بھی ہماری مدد کرنے کو تیار ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ امریکہ میں رہنے والے کسی نرالی مٹی کے بنے ہوتے ہیں یا ان کے دل و دماغ میں ذاتی مفاد کا اثر نہیں ہوتا لیکن آج اتفاق یہ ہے کہ بھارت کا مفاد اور امریکہ کا مفاد یکساں ہے لیکن اس کے باوجود ہم نخرے کر رہے ہیں اور ادھر چین ہم پر چڑھا آ رہا ہے پہلے دن سے یہ پتہ تھا کہ ایک نہ ایک دن ہمیں اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنا ہوگی میں جانتا ہوں کہ بھارت کا فائدہ اس میں نہ تھا کہ وہ امریکی بلاک میں شامل ہو جاتا لیکن یہاں تو یہ حالت ہے کہ امریکہ اس بات کے لئے تیار تھا کہ ہم اپنی فوجی طاقت منظم کریں اور وہ ہماری مدد کرے لیکن جب ہم نے آنکھیں بند کر کے غیر جانبداری کی پالیسی اپنائی تو وہ کیا کرتا! آج ہم اپنا فوجی مشن امریکہ بھیج رہے ہیں تو یہ آگ لگنے کے بعد کنواں کھودنے والی بات ہوئی۔ جنرل کول کو جوانوں کی کمی نہیں اور نہ ہی ان میں جرأت اور ہمت کی کمی ہے لیکن چینی توپوں اور چینی ہوائی جہازوں کا مقابلہ خالی ہاتھوں سے تھوڑے ہو سکتا ہے۔

آج جب کہ ہم ایک نازک امتحان میں پڑ گئے ہیں سب طرف سے آواز آ رہی ہے کہ اختلافات کو بھلا کر متحد ہو جانا چاہیئے بے شک میں بھی اس کے حق میں ہوں لیکن کیا یہ جاننے کی ضرورت نہیں کہ ان غلطیوں پر غور کیا جائے جن کی وجہ سے آج ہماری یہ درگت ہو رہی ہے

میرے سامنے سوال یہ ہے کہ ہوائی نظریات پر بھروسہ کروں یا ٹھوس حقائق پر امر واقعہ یہ ہے کہ حالات نے برسوں پہلے بھارت پر واضح کر دیا تھا کہ اسے اپنی پالیسی بدلنا ہوگی لیکن ہم اپنی ضد پر قائم رہے آج اگر ہم چینی حملہ کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں تو لازمی طور پر یہ جاننا ضروری ہے کہ ہم کسے اپنا دوست سمجھتے ہیں اور کسے دشمن! کون ہمارا دوست ہے اور کون دشمن؟ کون ہماری مدد کرنے کو تیار ہے اور کون دور کھڑا ہو کر ہمارا تماشہ دیکھ رہا ہے کون کہہ رہا ہے چڑھ جا بیٹا سولی پر بھلی کریں گے رام۔ کیا یہ دیکھنے کی ضرورت نہیں کہ ہم اپنے دوست اور دشمن کو پہچانیں خاص کر اس حالت میں جب کہ پتہ چل گیا ہے کہ ہمارے پاس ہتھیاروں کی کمی ہے کہاں سے ہم نے یہ حاصل کرنے ہیں برطانیہ بنیا ہے روس پر ہم بھروسہ نہیں کر سکتے رہ گیا امریکہ۔ کوئی چارہ ہی نہیں! سوائے اس کے کہ بھارت آج امریکہ کے تئیں اپنا نظریہ بدلے ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے توہین آمیز رویہ کے باوجود امریکہ ہم سے نباہ رکھنے کو تیار ہے ہو سکتا ہے وہاں کچھ ایسے لوگ ہوں جو ہماری نازک پوزیشن سے فائدہ اٹھانا چاہیں لیکن اس کا کوئی علاج نہیں ان کو برداشت کرنا ہی ہوگا لیکن یہ کام تو ہمارا ہے کہ ہم اپنے دماغ ٹھیک کریں اور دوست اور دشمن میں فرق پہچان سکیں۔

دعائے مغفرت

عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر عبدالکریم صاحب مدرس تعلیم الاسلام پرائمری سکول ربوہ مورخہ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۶۲ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۲۹ر اکتوبر کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا بھی دیا بعد ازاں مرحومہ کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا مرحومہ بہت نیک اور صالحہ خاتون تھیں صدقہ و خیرات اور غریبوں کے ساتھ نیک سلوک ان کا خاص شیوہ تھا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (نذیر احمد دارالیمن ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں جن مخلصین نے پانچ روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرة قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

		روپے
۶۷۱	مکرم منظور احمد خاں صاحب خزانچی صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۱۰
۶۷۲	محترمہ شاہدہ بشیر صاحبہ تانگ منڈی ضلع شیخوپورہ	۳۰
۶۷۳	محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ	۷
۶۷۴	" نذیرہ بیگم صاحبہ زوجہ مرزا محمد اسلم صاحب ملتان	۱۰
۶۷۵	مکرم ڈاکٹر ایم اے کریم صاحب ٹرویہ مشرقی پاکستان	۲۰
۶۷۶	" بشیر احمد صاحب ایجنسی سرجن باجوڑ	۲۵
۶۷۷	" شیخ محمد بشیر صاحب آزاد منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ	۱۴
۶۷۸	" صادق علی صاحب ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ	۵
۶۷۹	" ملک خدا بخش صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	[illegible]
۶۸۰	دوکانداران دارالرحمت شرقی ربوہ بذریعہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب رشید	۱۲–۶
۶۸۱	مکرم جمعدار راجہ محمد یوسف صاحب خادم تعلیم الاسلام کالج ربوہ	۵
۶۸۲	محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب احمد آباد اسٹیٹ سندھ	۵
۶۸۳	مکرم حفیظ احمد صاحب ابن ڈاکٹر محمد الدین صاحب دہاڑی ضلع ملتان	۲۵
۶۸۴	محترمہ بیگم صاحبہ سید ارتضیٰ علی صاحب کراچی	۵۰
۶۸۵	محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ زوجہ خلیل احمد صاحب S.D.O دروش ریاست چترال	۳۰
۶۸۶	چوہدری محمد اکرم خاں صاحب لطیف آباد سندھ	۲۵
۶۸۷	مکرم حکیم نفیس احمد خاں صاحب خورشید ولا کراچی	۵
۶۸۸	محترمہ مس نفیس کریم صاحبہ معرفت مکرم عبدالرحمن صاحب بٹ لائل پور	۳۵
۶۸۹	" سلمہ صاحبہ بنت " "	۲۵–۷
۶۹۰	مکرم چوہدری فرزند علی صاحب چک ۱۱/۱۲ ضلع منٹگمری	۵

(وکیل المال اول تحریک جدید)

جماعت پر اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہوتا ہے

تعمیر مسجد سوئٹزرلینڈ کے لئے بعض جماعتی اداروں کی فرض شناسی

اس میں کوئی شک نہیں کہ تعمیر مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے لئے انفرادی رنگ میں جو وعدہ جات یا نقد چندے وصول ہو رہے ہیں وہ بڑے حوصلہ افزاء اور ایمان افروز ہیں لیکن تین لاکھ روپیہ کی یہ مہم اسی صورت میں اَسہل ترین وقت میں سر کی جا سکتی ہے جب کہ عہدیداران جماعت مذکورہ بالا ارشاد سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سامنے رکھیں اور اپنی اپنی جماعت کی طرف سے مناسب رقوم کا ذمہ لیں اس سلسلہ میں ہمارے جماعتی اداروں کے انچارج حضرات بھی اپنے اپنے حلقہ میں پوری کوشش فرمادیں مقام مسرت ہے ہمارے حسب ذیل اداروں کی طرف سے اجتماعی مساعی کی رپورٹیں ملی ہیں

۱۔ عملہ نصرت آرٹ پریس گول بازار ربوہ۔ بذریعہ مکرم ملک بشارت احمد صاحب۔
۲۔ عملہ حفاظت خاص ربوہ۔ بذریعہ " صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی
۳۔ عملہ جامعہ نصرت فار وومن ربوہ " محترمہ پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت
۴۔ عملہ مڈل سکول ناصر آباد اسٹیٹ سندھ " مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر

اللہ تعالےٰ ان اداروں کے نگران حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمارے سارے عہدے دار حضرات کو اجتماعی مساعی کی توفیق بخشے آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قسط اول:

فہرست السابقون الاولون تحریک جدید سال ۲۹/۱۹

امسال تحریک جدید کے مالی جہاد میں جنہوں نے اپنے مقدس امام کے حضور اپنی مالی قربانیاں پیش کرنے میں سابقت الی الخیرات کا قابل قدر نمونہ قائم فرمایا ہے ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے (وکیل المال)

		روپے
۱	محترمہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا ربوہ	۱۰۰
۲	مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب محلہ دارالنصر ربوہ	۱۲–۱۴۱
۳	" مرزا محمد اسمٰعیل صاحب چمن (بلوچستان)	۶۵
۴	محترمہ اہلیہ صاحبہ " "	۲۷
۵	ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب دارالبرکات ربوہ	۲۴۰
۶	مکرم حاجی شیخ عبداللطیف صاحب لائل پور	۱۰۱
۷	" چوہدری غلام قادر صاحب چک ۷/۲ سرگودھا	۴۰
۸	مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ	۱۵۵
۹	اہلیہ صاحبہ " "	۳۷
۱۰	مکرم حاجی محمد فاضل صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ربوہ	۴۵
۱۱	" چوہدری محمد موسیٰ صاحب بشیر آباد	۲۳۱
۱۲	والدین مرحومین " "	۷۱
۱۳	اہلیہ صاحبہ " "	۲۳
۱۴	محمد منیر صاحب ابن " "	۲۳
۱۵	محمد سلیم " " "	۱۵
۱۶	امۃ الحفیظ/عصمت صاحبہ بنت " "	۱۹
۱۷	مکرم عبدالرشید صاحب خوشاب	۲۶
۱۸	" چوہدری دین محمد صاحب چک ۱۵ بھوڑرد	۶
۱۹	" " نبی احمد صاحب محمد آباد (سندھ)	۳۵
۲۰	" " انیس محمود صاحب محمد آباد (سندھ)	۵
۲۱	مکرم ڈپٹی محمد حسین صاحب کراچی	۲۵–۶۶
۲۲	" فضل دین صاحب پریذیڈنٹ میانوالہ سیالکوٹ	۵۰–۲۲
۲۳	" از طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "	۲۵–۷
۲۴	" حضرت مسیح موعود علیہ السلام "	۲۵–۶
۲۵	مکرم ماسٹر حمید احمد صاحب سیاسی ربوہ	۶۹–۵
۲۶	" چوہدری محمود احمد صاحب معہ اہلیہ چک ۹۸ سرگودھا	۳۲
۲۷	" " عبداللطیف خاں صاحب وکالت مال	۳۰
۲۸	مکرمہ جنت بی بی اہلیہ مکرم سلیمان صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا	۵
۲۹	مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب معہ اہل وعیال و بزرگان سلف رکارکن وکالت مال۔	۷۵–۲۸
۳۰	" چوہدری محمد اسحٰق صاحب دفتر آبادی ربوہ	۵۰
۳۱	" شیخ رشید الدین احمد صاحب کراچی	۱۱۸
۳۲	" منشی عبدالحق صاحب کاتب دارالصدر غربی ربوہ	۷۵–۲۶
۳۳	مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک کراچی	۵۵
۳۴	" " منظور الحسن صاحب سرائے عالمگیر	۱۷۰
۳۵	" قریشی بشیر احمد صاحب شیخوپورہ	۱۰۰
۳۶	" مولوی بشیر احمد صاحب قمر بدوملہی	۱۰
۳۷	" لطف الرحمن صاحب شاکر فضل عمر ہسپتال ربوہ	۵۰–۴۹
۳۸	" میجر شمیم احمد صاحب جوہر آباد سرگودھا	۴۷۰
۳۹	" عبدالعزیز صاحب بھٹی لاہور	۱۴۰
۴۰	مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب بھامڑی محتسب ربوہ	۵۰–۶

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مرکز سلسلہ میں کارکنان درجہ اول کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ میں کارکن درجہ اول کی آسامیوں کے لئے گریجویٹ امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں گریڈ ۸۰–۵–۱۰۰–۶–۱۳۰/۸–۱۷۰/۱۰–۲۲۰ ابتدائی تنخواہ کم از کم تیس روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس اس کے علاوہ ہے اچھا کام کرنے والے گریجوایٹ کارکنان کے لئے گریڈ کے اختتام سے پہلے ہی آئندہ ترقی کے بہت مواقع ہیں خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے نوجوان نظارت دیوان میں درخواستیں بھجوادیں۔ درخواست کے ساتھ میٹرک کے سرٹیفکیٹ اور بی اے کی سند کی نقول شامل کی جائیں اس کے علاوہ متعلقہ امیر ضلع کی رپورٹ سابقہ چال چلن اخلاق و دیانت کے متعلق بھی شامل کی جائے

ناظر دیوان

اپنا خریداری نمبر نوٹ کرلیں

مینیجر صاحب الفضل سے خط وکتابت اور ترسیل زر کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

راولپنڈی کے احباب کپڑے کی خرید کیلئے واؤ کلاتھ سٹور موتی بازار راولپنڈی میں تشریف لائیں

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۲۷۷:- میں فاطمہ بیگم زوجہ صدیق امیر علی صاحب قوم موپلا احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن موگرال ڈاک خانہ خاص ضلع کنانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۶۱ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے:

۱- حق مہر دو ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند ہے ۔/۲۰۰۰ روپے

۲- زیورات حسب ذیل ہے:

(۱) کڑے طلائی اندازاً اٹھارہ پاؤنڈ کے قیمت اندازاً ۔/۱۸۰۰ روپے

(۲) نیکلیس طلائی اندازاً چار پاؤنڈ کے " " ۔/۴۰۰ روپے

(۳) کانٹے طلائی اندازاً تین پاؤنڈ کے " " ۔/۳۰۰ روپے

(۴) انگوٹھی طلائی اندازاً تین پاؤنڈ کے " " ۔/۳۰۰ روپے

۳- زمین زرعی کی صورت میں میری جائداد قیمتی قریباً ستر ہزار دوسو روپیہ ۷۰۲۰۰ روپے

۴- ایک مکان جس کا نمبر ۴۳۵۶ - ۱۴۱۴ - ۴۶۴ ہے $\frac{10-230}{10-230A}$ ۔/۱۵۰۰۰ روپے

۵- ایک ٹائل فیکٹری (Aslamia Tile Factory Kasaragod)

میں میرا ½ حصہ کا Share ہے۔ جو دس ہزار روپے کا ہے اور اسکی سالانہ ۔/۱۰۰۰ روپے آمد اندازاً پانچ سو دو پیسہ = ۵۰۰ ہے۔

میں اپنی اس ساری جائداد اور آمد کے ⅐ حصہ (ساتواں حصہ کی) وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب کرتی ہوں۔ میں اگر اپنی زندگی میں اپنی غیر منقولہ جائیداد کا حصہ ادا نہ کرسکی۔ تو میری وفات کے بعد اس کے ⅐ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب ہوگی۔ مجھے مذکورہ جائدادوں سے جو آمد ہوتی ہے اس کا ⅐ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس پر قائم رہنے کی توفیق بخشے۔ العبد: Fathimah Bagam گواہ شد صدیق امیر علی خاوند موصیہ ساکن موگرال کیرلہ ۲۲/۱۱/۶۱۔ گواہ شد:- محمد ابوالوفا مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ احمدیہ مسلم مشن دلیٹ سنک سٹریٹ کالیکٹ کیرالہ ۲۲/۱۱/۶۱

ضمیمہ وصیت نمبر ۱۳۲۷۷

(1) HOUSE IN MANGALOR- TOWN

(1) HOUSE NO: 1414—4356—464 (10-230 10-230A)

(2) PROPERTIES IN MUTTATHADI VILLAGE KA-SARAGOD-TAWQ KERALA STATE- اس کا رقبہ قریباً پانچ سنٹ ہے

(1) R.S. NO: 14—9 ARRACANUT GARDEN

اس کا رقبہ ایک ایکڑ ۱۹ سینٹ ہیں

(2) R.S. NO: 30 JUNGLE اس کا رقبہ گیارہ ایکڑ ہیں (بنجر زمین)

(3) R.S. NO: 18—1 بنجر زمین

(4) R.S. NO: 10—1 PADDY FIELD قریباً دس ایکڑ ہے

(3) PROPERTY IN KANNUR VILLAGE, KASARAGOD TALUQ KERALA STATE

		ACARE CANTS	
(1) RS.	146—5	0—37	PADDY FIELD
(2) RS.	114—11	0—39	"
(3) RS.	120—1	2—21	"
(4) RS. NO:	125—5	0—42	"
(5) RS. NO:	142—7	0—28	PADDY FIELD
(6) RS. NO:	147—5	2—27	" "
(7) RS. NO:	128—1	0—16	" "
(8) RS. NO:	114—3	1—96	" "
(9) RS. NO:	121—8	0—59	" "
کل رقبہ		8—45	

نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو۔ اسکے ⅐ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری وصیت فارم میں ایک گواہ مکرم مولوی ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہیں۔ آپ کا مکمل پتہ یہ ہے۔ مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ دارالسلام ڈیلٹ سنک سٹریٹ۔ کالی کٹ مالا بار۔ کیرلہ سٹیٹ۔ دوسرا گواہ مکرم صدیق امیر علی صاحب کا ہے آپ کا پتہ یہ ہے۔ صدیق امیر علی صاحب ڈاک خانہ موگرال A۷۱ کمبلہ۔ کیرلہ سٹیٹ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے وصیت پر قائم رہنے کی توفیق بخشے آمین۔ دستخط موصیہ بی فاطمہ C-Bee Fathima۔ دستخط گواہ اول، محمد ابوالوفا مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جماعت احمدیہ کالی کٹ گواہ دوم Shmirali Siddiq Amirali P.O Mogral

نمبر ۱۳۳۴۱: میں عبداللہ ولد خواجہ عبدالستار صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۵-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

(۱) میری اسوقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارا اسوقت اس مشاہرہ پر ہے جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مجھے ملتا ہے جس کی مقدار اس وقت مبلغ ۔/۲۵ روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی ہر قسم کی ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری آمد میں آئندہ اگر کوئی کمی بیشی ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کسی قسم کی کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ بعد مرنے پر جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد اپنے حصہ جائداد کے حساب میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرادوں۔ تو میرے مرنے کے بعد بوقت حساب مجرا کی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد: محمد عبداللہ درویش موصی قادیان گواہ شد:- ڈاکٹر عطاء الدین عفی اللہ عنہ درویش قادیان۔ گواہ شد:- قریشی عطاء الرحمٰن عفی عنہ سیکرٹری وصایا لوکل انجمن احمدیہ

علمی۔ روحانی اور تربیتی خزانہ

یعنی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلد چہارم

چھپ کر مارکیٹ میں آگئی ہے

آج ہی

آرڈر بھجوا کر منگوائیں — قیمت فی جلد مجلد ۔/۴ روپے علاوہ محصولڈاک

عمدہ طباعت۔ اعلیٰ کاغذ خوبصورت اور مضبوط تجلید

ملنے کا پتہ:- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

ہر انسان کیلئے ایک ضروری پیغام

کارڈ آنے پر - مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

اب بفضل خدا النصر ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ کے ۱۲ ٹائم ربوہ سے گزرتے ہیں۔ لاہور سرگودھا۔ میانوالی لاہور سرگودھا۔ گوجرانوالہ سرگودھا کیلئے

بھارت نے پاکستان کی سرحدوں پر اپنی فوجی طاقت میں زبردست اضافہ کر دیا

برطانیہ اور امریکہ نے بھارت کو بڑی تعداد میں طیاروں اور توپوں کی فروخت کی پیشکش کر دی

راولپنڈی یکم نومبر۔ بھارت نے پاکستان کی سرحدوں پر اپنی قوت میں زبردست اضافہ کر دیا ہے۔ پیدل فوج اور ہلکے پھلکے ہتھیاروں والے دستوں کی جگہ اندرون ملک سے بھاری اسلحہ سے لیس دستے سرحدوں پر متعین کر دئیے گئے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ نے بھارت سے کہا ہے کہ وہ جتنی مقدار میں چاہے طیارے طیارہ شکن توپیں اور بھاری اسلحہ خرید سکتا ہے۔ بھارتی حکومت کے ایک اعلان کے مطابق بھارت نے گذشتہ دنوں روس سے آواز سے تیز رفتار جنگی طیارے خریدنے تھے وہ چند روز میں نئی دہلی پہنچ جائیں گے۔ بھارت نے دوسرے ملکوں سے اسلحہ کی خرید کے علاوہ اندرون ملک بھی فوجی سامان کی تیاری میں زبردست اضافہ کر دیا ہے اور ایسے کئی کارخانوں میں جو پیشتر ازیں شہری ضروریات کی اشیاء تیار کرتے تھے اب جنگی سامان تیار کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔ نئی دہلی کے سفارتی حلقوں کا خیال ہے کہ بھارت کچھ ہی دنوں میں ایشیا کی ایک زبردست فوجی طاقت بن جائے گا۔ بھارتی فوجوں کی تعداد میں بھی تیز رفتاری سے اضافہ کیا جا رہا ہے۔ کچھ حلقوں کا خیال ہے کہ بھارت نے شمالی سرحد پر چین سے جنگ کے بارے میں بہت سی من گھڑت باتیں پھیلائی ہیں۔ اس کا چین کو مشتعل کر کے لڑائی مول لینے کا واحد مقصد مغربی ملکوں سے بھاری اسلحہ حاصل کرنا تھا۔ ان حلقوں کے مطابق بھارت اپنے اس مقصد میں بڑی حد تک کامیاب ہو گیا ہے۔

دریں اثناء معلوم ہوا ہے کہ بھارتی حکومت نے کینیڈا کے بنے ہوئے دو بھاری ٹرانسپورٹ طیارے حاصل کرنے کے انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ یہ طیارے کینیڈا امریکہ کے لئے تیار کر رہا ہے۔ بھارتی حکومت کی کوشش ہے کہ دونوں طیارے اسے جلد از جلد مل جائیں۔ بھارت نے کینیڈا سے خراب موسم میں پرواز کے قابل ڈکوٹا طیارے، خودکار رائفلیں اور لانگ رینج کی توپیں مہیا کرنے کی درخواست بھی کی ہے۔

بھارت نے فرانس سے درخواست کی ہے کہ اسے مختلف قسم کا اسلحہ سپلائی کیا جائے اس میں ۱۲۰ ملی میٹر کے مارٹر، ٹینک، ہیلی کوپٹر اور ٹینک شکن توپیں بھی شامل ہیں۔ فرانس کے ساختہ ایمکس ٹینک کو میزائیل چھوڑنے کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ان میزائلوں کو ہیلی کوپٹرز پر بھی نصب کیا جا سکتا ہے۔ ایک سو بیس ملی میٹر مارٹر چار ہزار دو سو میل تک مار کر سکتا ہے اس کا وزن صرف ایک سو چوراسی پونڈ کے قریب ہوتا ہے اور اس سے اٹھائیس پونڈ سے زیادہ وزنی گولہ پھینکا جا سکتا ہے۔ ایمکس ٹینک کا وزن صرف پندرہ ٹن ہوتا ہے اس پر عام طور پر ۷۵ ملی میٹر کی ایک توپ اور ۷.۵ ملی میٹر کی ایک مشین گن نصب ہوتی ہے۔ اس کی رفتار ساٹھ کیلو میٹر فی گھنٹہ ہے۔ اور ہر قسم کی زمین پر چل سکتا ہے۔ اس کے عملہ کے ارکان کی تعداد تین ہوتی ہے۔ بھارت نے فرانس سے اینٹیاک میزائل دینے کی درخواست بھی کی ہے۔ یہ خودکار میزائلیں ٹینک سے یا دستی طور سے چھوڑی جا سکتی ہیں۔ یہ میزائل خاص قسم کی بکتر بند گاڑیوں کو توڑ سکتی ہے۔

کرشنا مینن وزیر دفاع کے عہدے سے الگ کر دئے گئے

نئی دہلی یکم نومبر یہاں ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ صدر بھارت نے وزیر اعظم پنڈت نہرو کو وزیر دفاع بھی مقرر کیا ہے۔ مسٹر کرشنا مینن دفاعی سامان کی تیاری کے محکمے کے وزیر ہوں گے یاد رہے کہ بھارت کے قریباً تمام حلقوں سے اس بات کا مطالبہ کیا جا رہا تھا کہ مسٹر کرشنا مینن کو وزیر دفاع کے عہدے سے ہٹا دیا جائے کیونکہ وہی چین کے مقابلہ میں بھارت کی شکست کے ذمہ دار ہیں

بھارتی جنرل کو نیفا سے بلا لیا گیا

نئی دہلی۔ یکم نومبر۔ باخبر ذرائع کے مطابق حکومت نے جنرل بی ایم کول کو نیفا سے واپس بلا لیا ہے ان کی جگہ لفٹننٹ جنرل مکیش کا تقرر کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل کول کو خرابیٔ صحت کی بنا پر نیفا سے واپس آنے کا حکم دیا گیا ہے حالانکہ باخبر حلقے اس وجہ کو بے بنیاد سمجھتے ہیں یاد ہو گا کہ کانگریس کی پارلیمانی پارٹی کے چند سینئر ارکان اور وزراء نے وزیر اعظم پنڈت نہرو پر زور دیا تھا کہ جنرل کول کو شمال مشرقی سرحدی ایجنسی (نیفا) سے واپس بلا لیا جائے کیونکہ ان کے تقرر سے فوجیوں کے حوصلے پست ہو رہے ہیں۔

بھارتی فیکٹریاں دفاعی سامان تیار کریں گی

نئی دہلی یکم نومبر بھارتی وزیر صنعت مسٹر کے سی ریڈی نے انکشاف کیا ہے کہ بعض صنعتی یونٹ عنقریب دفاعی ضرورت کی اشیاء تیار کرنے لگیں گے۔ آپ نے بتایا کہ تیسرے پانچ سالہ منصوبہ پر بھی دفاعی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے نظر ثانی کی جا رہی ہے۔

الوداع اور خوش آمدید کی مشترکہ تقریب

(بقیہ صفحہ ۵)

جس میں آپ کے کامیاب دورِ صدارت کے کامیاب اختتام پر قلبی جذبات محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے آپ کی شاندار خدمات کو سراہا اور آپ کی غیر معمولی فراست اور تنظیمی صلاحیت کو جس کے بل پر آپ بیداری کی ایک نئی رَو چلانے میں کامیاب رہے خراج تحسین پیش کیا۔

بعدہٗ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب باجوہ نائب اہتمم صحت جسمانی نے دو سال کے لئے نیا صدر مقرر ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے آپ کو مجلس مقامی کی طرف سے نہایت پُرخلوص طور پر اہلاً و سہلاً و مرحبا کہا۔ نیز آپ کے تقرر کو احمدی نوجوانوں کی تربیت و ترقی کے لئے ایک نیک فال قرار دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ علی الخصوص تربیت کے لحاظ سے آپ کا دورِ صدارت ایک نہایت درجہ اہم دور ثابت ہو گا اور جملہ مجالس اور اراکین میں ایک نئی بیداری، نئی روح اور نئی زندگی پیدا کرنے کا موجب بنے گا۔ نیز دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے تقرر کو خود آپ کے لئے اور سب مجالس اور خدام کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور اسے مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔

ازاں بعد پہلے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے جوابی تقریر فرمائی جس میں آپ نے نیک توقعات کے اظہار اور دعائیہ کلمات پر مجلس مقامی کا شکریہ ادا کیا نیز آپ نے قرآن مجید کی بعض آیات کی روشنی میں تین ایسے اہم امور پر روشنی ڈالی جن پر عمل پیرا ہو کر کوئی دینی تنظیم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے باہمی محبت و اخوت، شعائر اللہ کے احترام اور شریعت کی روح کو سمجھتے ہوئے سختی سے اس پر عمل پیرا ہونے پر بہت زور دیا۔ آپ نے ان تین امور کو کامیابی کی کلید قرار دیتے ہوئے مجلس مقامی کو انہیں اپنا دستور العمل بنانے کی تلقین فرمائی۔ آپ کے بعد محترم سید داؤد احمد صاحب نے مجلس مقامی کی طرف سے محبت اور قدردانی کے جذبات کے اظہار پر اس کا شکریہ ادا کرنے کے بعد ہمیشہ اعتدال پسندی کو اپنا شعار بنانے کی اہمیت پر زور دیا آپ نے فرمایا اپنے دورِ صدارت کے اختتام پر میرے یہی جذبات ہیں کہ جو غلطیاں مجھ سے سرزد ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے اور جو کچھ خدمت مجھ سے بن پڑی، صفت ستاری کے ماتحت اس کی اتنی قدردانی فرمائے کہ غلطیاں اس کی لپیٹ میں آ کر دو پوش ہو جائیں۔

آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی دعا سے فارغ ہونے کے بعد مجلس مقامی کے جملہ عہدیداران نے محترم سید داؤد احمد صاحب سے باری باری مصافحہ کر کے آپ سے الوداعی ملاقات کی نیز بعدہٗ مہتمم صاحب مقامی نے ان کا محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سے تعارف کرایا۔ جس کے بعد یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

بھارت کو ملنے والا امریکی فوجی سامان

حیدر آباد یکم نومبر۔ امریکی سفیر مسٹر میکانگھی نے کل یہاں بتایا کہ امریکہ نے پاکستان کو یقین دلایا ہے کہ بھارت کو جو فوجی سامان چین کے خلاف استعمال کے لئے دیا جائے گا۔ اسے کسی صورت میں بھی امریکہ کے حلیفوں کے خلاف استعمال نہیں کیا جائے گا۔ امریکی سفیر نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا "کمیونسٹ چین برصغیر ہند و پاکستان پر غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ امریکہ کمیونسٹوں کی اس "یلغار" کو روکنے کے لئے بھارت کو فوجی امداد دے رہا ہے۔

ضروری اعلان

بل الفضل اکتوبر ۶۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقوم ۱۰ نومبر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (مینجر الفضل)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے